وہ پرنور چہرہ کہ جس کا نام لے کر بادلوں سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کا ٹھکانہ اور بیواؤں کا سہارا ہے۔

جو صحابہ کرام مدائح نبویہ میں زیادہ مشہور ہوئے، ان میں حضرت حسان بن ثابتؓ، کعب بن مالکؓ، عبد اللہ بن رواحہؓ، عامر بن سنانؓ، ثابتؓ بن قیس بن شماس اور کعب بن زبیرؓ کے اسمائے گرامی زیادہ امتیازی شان رکھتے ہیں۔ (۳)

منظوم سیرت نگاری کی مثالیں تو بہ کثرت ملتی ہیں، البتہ منظوم اختصاصی سیرت نگاری کی مثالیں نسبتاً کم ہیں، چند کتب کے نام مقالے کے ضمیمے میں شامل کر دیے گئے ہیں۔

اب اگر منظوم سیرت نگاری کے تربیتی پہلو پر بات کی جائے تو شعر کو ہمیشہ سے شعور کے ساتھ خاص تعلق رہا ہے۔ وہ بہ راہِ راست جذبات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ المورد (عربی، انگریزی) میں شعر کا عربی معنی حس اور ادراک ہے، جب کہ انگریزی معانی میں to be aware of, to feel, sense,.. realize. to be concious of, cognizant of. لکھے ہیں، جن سب کا تعلق ظاہر ہے کہ شعور اور جذبات کے ساتھ ہے، لسان العرب میں شعر کے مادے کی وضاحت یوں ہے:

شَعَرَ لِكَذَا: إذا فطِنَ له

(بھانپ لینا، شعور سے جان لینا)

وشَعِرَ : إذا مَلَكَ.....والشّعر منظوم القول، غلب عليه لشرفه بالوزن والقافية، وإن كان كل علم شعرا (۴)

شعر سے مراد منظوم کلام ہے، یہ نام اس کے ساتھ اس لیے خاص ہو گیا کہ اس میں وزن اور قافیہ پایا جاتا ہے، اگر چہ بالعموم ہر علم ہی شعر ہوتا ہے۔

شعار اور شعائر وغیرہ بھی اسی مادے سے ماخوذ ہیں۔ مدائح نبویہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی اور شیفتگی کا کیا انداز ہوتا تھا، اس کی ایک مثال حضرت حسانؓ کے یہ دو اشعار ہیں:

وأحسن منك لم تر قط عيني
وأجمل منك لم تلِد النساء
خلقتَ مبراءً من كل عيب
كأنك قد خلقتَ كما تشاء (۵)

تجھ سے حسین تر میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور تجھ سے خوب تر کبھی عورتوں نے جنا نہیں۔ آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے۔ لگتا یوں ہے جیسے آپ اپنی مرضی کے مطابق پیدا ہوئے۔

مضمون کی عمدگی کے لحاظ سے منظوم سیرت نگاری کی ایک مثال حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری کا یہ شعر بھی ہے

لولم تكن فيه آيات مبينة
كانت بديهته تنبيك بالخبر (٦)

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے واضح معجزات کا ظہور نہ بھی ہوتا تو یقیناً ان کی فطری علامات تمہیں ان کے بارے میں بتا دیتیں۔

سیرت کا یہ تربیتی اثر حضرت حسانؓ کے اس شعر سے خوب واضح ہوتا ہے:

ماإن مدحتُ محمدا بمقالتِي
ولكن مدحتُ مقالَتِي بمحمد (٧)

یہ بات نہیں کہ میں نے شعر کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر اپنے شعر کو قابلِ تعریف بنا لیا ہے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جہاں وابستگی اور شیفتگی کا یہ انداز ہو، وہاں اطاعت اور جانثاری کا کیا عالم ہوگا۔ اختصاصی منظوم سیرت نگاری پر مشتمل کچھ کتب کا ذکر ضمیمے میں کر دیا گیا ہے، البتہ فوری مثال کے طور پر مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی کی لامیۃ المعجزات، ان ہی کی بائیۃ المعجزات، سید انور شاہ کشمیری کی قصیدہ دالیہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی کے بارے میں ہے، مولانا ادریس کاندھلویؒ کی لامیۃ المعراج اور ریاض حسین زیدی صاحب کی جمال سید لولاک وغیرہ کے نام پیش کیے جا سکتے ہیں۔ (۸)

بیانیہ اسلوب

اختصاصی سیرت نگاری کے بیانیہ اسلوب کی تاریخ دورِ صحابہؓ سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ سیرت کی اس جہت کو اس نام سے نہ سہی، علومِ سیرت کے نام سے پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ نے محاضراتِ سیرت کے دوسرے خطبے میں بیان فرمایا ہے، جس میں سے اختصاصی سیرت نگاری کی کچھ عمدہ مثالوں سے اس

مقالے میں بھی استفادے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

سیرتِ طیبہ کا سب سے نمایاں پہلو، جس کے تعلیم و تعلم کا اہتمام صحابہ کرام نے اختصاصی انداز سے فرمایا، وہ حدیث پاک تھی، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ، آپ کے اعمال مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تائیدی رویے، یعنی تقریری انداز شامل تھے۔ حدیث پاک کے حفظ اور تعلیم و تعلم کے لیے صحابہ کرامؓ نے غیر معمولی اہتمام فرمایا اور اس کے ابلاغ و ارشاد کا بھی ان لوگوں میں عام رواج تھا، اور اس کے لیے بہت سے صحابہ کرامؓ نے اپنے ہاں مجموعے تیار کر رکھے تھے، جن میں سے مثال کے طور پر حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت سمرہ بن جندبؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور دیگر حضرات کے مجموعوں کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے خطبات بہاولپور میں کئی اور مجموعوں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔(۹)

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد سیرت کے ایک اور پہلو کا صحابہ کرامؓ کے درمیان زیادہ اہتمام کیا جانے لگا۔ یہ پہلو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کا تھا۔

سیرت کی کتابوں میں پندرہ سے زیادہ افراد کے نام ملتے ہیں، جو حلیہ مبارکہ بیان کرنے کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ حضرت علی ابن ابی طالبؓ، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسے بزرگوں کے نام نمایاں ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے صاحب زادے ہند بن ابی ہالہؓ کے بارے میں منقول ہے۔

كان وصّافاً لحلية رسول الله صلى الله عليه وسلم (۱۰)

اس کے بعد چوتھا موضوع، جس نے تخصص کا مقام پایا، وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی ہیں۔ اس موضوع پر اختصاصی اہتمام کی ابتدا حضرت عُروہ بن زبیرؒ اور حضرت ابان بن عثمان ذوالنورینؓ سے ہوئی۔ حضرت ابانؒ اپنے شاگردوں کو مغازی کی تعلیم بھی دیتے تھے اور اپنے مجموعے کا املا بھی کروایا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عروہ بن زبیرؒ نے بھی کہ حضرت اسماءؓ بنتِ ابی بکرؓ کے صاحب زادے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھانجے تھے، ایک تحریری مجموعہ تیار کیا تھا اور باقاعدہ اس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہی روایات بعد میں مشہور مؤرخین اسلام طبریؒ، ابن سعدؒ اور واقدیؒ وغیرہ کے کام آئیں، اسی موضوع پر مشہور تابعی وہب بن منبہؒ، محمد بن شہاب زہریؒ اور علی بن حسین زین العابدینؒ کے مجموعوں کا تذکرہ بھی تاریخ میں ملتا ہے۔(۱۱)

جب تدوین حدیث کا مرحلہ شروع ہوا تو جو پانچواں بڑا اختصاصی موضوع متعارف ہوا وہ شمائل

نبویہ کا موضوع تھا۔ اس سلسلے میں امام ترمذیؒ کی مشہور کتاب الشمائل المحمدیہ نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اس موضوع پر اور بہت سی کتب بھی تصنیف ہوئیں۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا، سیرت طیبہ کے موضوع پر موضوعاتی تصانیف کے ساتھ ساتھ اختصاصی سیرت نگاری بھی نئے نئے پہلوؤں کو اپنے دائرے میں سمیٹتے ہوئے ترقی کرتی چلی گئی۔

قرون اولیٰ کی اختصاصی سیرت نگاری میں بیانیہ اسلوب ہی زیادہ غالب نظر آتا ہے۔ اس دور میں معلومات کی جمع وتدوین کا زیادہ اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے میں وہ موضوعات، جو موضوعاتی سیرت نگاری میں ذیلی موضوعات یا ابواب شمار ہوتے تھے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ مستقل کتابوں کا موضوع بنتے چلے گئے۔ بیانیہ اسلوب پر مرتب کی گئی کتب میں تدوین کے ابتدائی زمانوں میں مغازی وسیر، شمائل نبویہ، خطبات محمدیہ، مکاتیب گرامی، سیاسی وثائق، کاتبین وحی، نعلین مبارک، دلائل نبوت وغیرہ، اہم موضوعات ہیں۔ اس نوع کی کچھ کتب کے نام مقالے کے آخر میں ضمیمے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ بیانیہ اسلوب پر لکھی گئی کتب میں تربیتی پہلو کیا ہوسکتا ہے تو بہ ظاہر یہ صرف معلوماتی کتب نظر آتی ہیں، مگر جس دور میں بیانیہ اسلوب کا غلبہ تھا، وہ دور ہمارے دور سے کہیں مختلف تھا، وہاں قرآن مجید کی کسی آیت کا نازل ہوجانا، اس پر عمل کی تحریک کے لیے کافی شافی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکے کی تیرہ سالہ زندگی میں وفاداری کی ایسی تربیت فرما چکے تھے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی منشا تلاش کرنے کے لیے مارے مارے پھرتے تھے۔ یہاں اس کی چند مثالوں کی طرف اشارہ کافی ہے:

اس کی ایک مثال حضرت حنظلہؓ کا واقعہ ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر گھر گئے اور بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق میں مصروف ہوگئے، وہاں انہیں شک گزرا کہ شاید یہ کام ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف کیا ہے تو وہاں سے نافق حنظلة کہتے ہوئے دوڑے، حضور کی خدمت میں جاکر اپنا حال بیان کیا۔ (۱۲) صحابہ کرام کی زندگیوں میں اس طرح کی مثالوں کی کمی نہیں، ان کے بعد ان کے راستے پہ چلنے والے تابعین نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو اپنے لیے حرز جاں بنایا۔

تجزیاتی اسلوب

اختصاصی سیرت نگاری کا تیسرا اسلوب تجزیاتی اسلوب ہے۔ بالعموم اس اسلوب پر لکھنے اور بولنے کا مقصد ابہام وتفہیم کو سہل بنانا اور عمل کی تحریک پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اگر اسے نزول قرآن کے اسلوب و قرآنا

فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (۱۳) سے تشبیہ دی جائے تو امید ہے، غلط نہ ہوگا۔

تجزیاتی اسلوب نے ایک دور میں کسی حد تک متکلمانہ اور مناظرانہ رنگ بھی اختیار کرلیا تھا، تاہم اپنی اصل کے اعتبار سے اس کا تربیتی اثر ہمیشہ نمایاں رہا۔

متکلمانہ اور مناظرانہ اسالیب کے درمیان میں فقہی سیرت نگاری کو ایک عمدہ تجزیاتی انداز قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس موضوع پر شاید جامع ترین کتاب علامہ ابن قیم کی ''زاد المعاد'' ہے، جس میں انہوں نے سیرت کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنے کے بعد ان سے نکلنے والے فقہی احکام بیان کیے ہیں، حتی کہ غزوات کے تذکرے اور صلح کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد ان سے نکلنے والے احکام بیان کر دیے ہیں۔ انہوں نے ایک جلد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدالتی فیصلوں کے تذکرے کے لیے مختص کی ہے۔

دور جدید میں اختصاصی سیرت نگاری کے تجزیاتی اسلوب نے مزید مقبولیت حاصل کر لی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک گوشے کو سامنے رکھتے ہوئے جدید اصطلاحات پر مبنی کتابیں ایک تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں۔ مثال کے طور پر عہد نبوی میں نظام حکم رانی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت معلم اخلاق، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت سپہ سالار، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سفارتی نظام، مدنی معاشرہ، خطابت نبوی وغیرہ، ایسے بیسیوں موضوع ہیں، جن پہ ایک نہیں کئی کئی کتابیں تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں۔ ان میں زیادہ تر اصطلاحات تو دور جدید کی ہیں، مگر ان میں استدلال اسوہ حسنہ ہی کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پہ کچھ اختصاصی کتب کے نام ضمیمے میں شامل کر دیے گئے ہیں۔ یہاں محض ایک کتاب بہ عنوان: بطل الأبطال مؤلفہ ڈاکٹر عبد الرحمن عزام کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جا رہا ہے۔

بطل الأبطال کا تجزیاتی مطالعہ

جیسا کہ سطورِ بالا میں عرض کیا گیا کہ اختصاصی سیرت نگاری کے تجزیاتی اسلوب کی مثالیں کمی، کیفی اور موضوعاتی لحاظ سے ایک بڑی تعداد پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے یہاں تجزیے کے لیے بطل الأبطال کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ ایک عظیم مصری شخصیت کی تصنیف ہے، جو اپنی بھر پور مصروفِ عمل زندگی کے حوالے سے خود ایک ہیرو سے کم نہیں۔ یہ مؤلف عبد الرحمن عزام ہیں اور مصر میں دنیوی اعتبار سے بڑی شخصیات کے لیے بک اور باشا کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جو غالبًا ترکی القاب ہیں۔ اس کتاب پر اپنے مقدمے میں مؤلف کو بھی سابق شیخ الازہر اور مشہور مصری مفکر، مؤلف اور مفسر شیخ محمد مصطفی المراغی نے

عبدالرحمٰن بک العزام لکھا ہے۔ مصری قومیت رکھنے والے عبدالرحمٰن حسن عزام (۱۸۹۳ء-۱۹۷۶ء) عرب لیگ کے پہلے جنرل سیکرٹری تھے اور ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۲ء تک اس منصب پر فائز رہے۔ پھر ایک طویل عرصے تک سفارت کار اور ممبر پارلیمان کے طور پر نمایاں رہے۔ انہوں نے عثمانی ترکوں کے ساتھ مل کر سربوں کے خلاف جنگوں میں حصہ لیا۔ وہ روسیوں کے خلاف احمد شریف سنوسی کے ساتھ مل کر روتے رہے۔ وہ انگریزوں کے خلاف جنگوں میں بھی شریک رہے۔ پھر مصر میں علی ماہر پاشا کی وزارت کے دوران میں ۱۹۳۹ء میں وزیر اوقاف بنے۔ ایک بھرپور سیاسی اور اشرافی زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ ان کا علمی اور ادبی ذوق بھی اپنے وجود کی نشان دہی خود کرتا رہا۔ بطل الأبطال اور الرسالۃ الخالدۃ ان کی دو مشہور کتابیں ہیں۔

بطل الأبطال ایک مختصر تالیف اور جدید وقدیم کے حسین امتزاج کا مرقع ہے۔ یہ کل پندرہ مباحث پر مشتمل ہے، جس کی ترتیب کچھ یوں ہے:

۱۔ البحث عن الحق والثبات علیہ

۲۔ الشجاعۃ

۳۔ الوفاء

۴۔ زہدہ وقناعتہ

۵۔ تواضعہ وتیاسرہ

۶۔ تعبدہ ونسکہ

۷۔ عفوہ وصفحہ

۸۔ رحمتہ وبرہ

۹۔ فصاحتہ وبلاغتہ

۱۰۔ حسن سیاستہ وحکمتہ في تصریف الأمور

۱۱۔ الناحیۃ العسکریۃ في بدر

۱۲۔ دفاعہ عن حریۃ العقیدۃ

۱۳۔ مثل من سیاستہ

۱۴۔ اثر الدعوۃ المحمدیۃ

۱۵۔ عمر بن الخطاب

اس کتاب کو شاید فنی اعتبار سے اصول تدوین سے مکمل طور پر ہم آہنگ تالیف قرار نہ دیا جا سکے، کیوں کہ یہ مؤلف کی نشری تقاریر کا مجموعہ ہے، مگر چوں کہ سیرت نگاری کے اس نوع کا تربیتی پہلو واضح کرنا ہمارے پیشِ نظر ہے تو اس لحاظ سے اپنے عنوان سے لے کر حرفِ آخر تک اس کتاب کے جذباتی، تحلیلی، تقابلی اور استنتاجی اندازِ بیان کا مطالعہ تیر بہ ہدف معلوم ہوتا ہے۔ اس کی یہی خصوصیت اس مقالے کے لیے اس کے انتخاب کی وجہ بنی۔

یہ تقاریر مؤلف نے لگ بھگ ۱۹۳۶ء میں مصری ریڈیو پر کیں۔ کتاب کا عنوان جہاں ایک طرف تخیلاتی اور دیومالائی شخصیات کا تصور پیش کرتا ہے، وہاں جدید میڈیا کی اصطلاح کو بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ بطل الأبطال غالباً انگریزی کے مشہور ٹائٹل Hero of The Heroes کا عربی ترجمہ ہے اور مؤلف نے اس کتاب میں Heroes and Hero Worship کے مصنف تھامس کارلائل (Thomas Carlyle) کے حوالے بھی نقل کیے ہیں، جس میں اس نے ایک سو ہیروز کا تقابل پیش کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو Hero as a Prophet کا عنوان دے کر خاص اہمیت دی ہے۔ مگر کیا یہ عنوان ایک مسلمان مؤلف کی لکھی ہوئی سیرت کی کتاب کے لیے مناسب ہوسکتا ہے؟ مقالہ نگار کو ابھی تک اس بارے میں شرح صدر نہیں ہوسکا۔ اسی طرح کتاب کے متبادل عنوان سے، جو کہ لفظِ اوْ کے ساتھ اَبْرَزُ صِفَاتِ النَّبِی محمدِ صَلَی اللّٰہ علیہ وسلم ہے۔ نیز مقدمۂ کتاب میں مؤلف کے اپنے اعتراف سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بطل اور Hero کے بھاری بھرکم الفاظ اور مسرحِ دوراں میں اس کی شان وشوکت کے باوجود سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے لیے اس عنوان سے کچھ زیادہ مطمئن نہ تھے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کے باوجود یہ عنوان کیوں اختیار کیا؟ آیئے مؤلف کی زبانی اس کی وضاحت سنتے ہیں۔ کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

> میرا ارادہ ہوا کہ قائدین عرب کے حالات کے بارے میں ریڈیو میں گفت گو کا ایک سلسلہ شروع کروں، جس میں یہ بتاؤں کہ اس محترم امت نے کیسے کیسے قائدین پیدا کیے؟ پھر جب میں نے ان کے حالات کا ایک تسلسل سے مطالعہ کیا اور ایک ایک کر کے قیادت کے درجات پر پہنچتا گیا تو میں اس کی بلند ترین چوٹی پر جا پہنچا، جہاں پہنچنے کے لیے یہ قائدین تمنا کرتے رہے، یہ تمنا انہیں بلند سے بلند مقام پر لے گئی اور جس اعلیٰ ترین مثال کو انہوں نے اپنے پیشِ نظر رکھا اور وہ بلندی کے درجات طے کرنے میں ان کے لیے معاون ثابت ہوئی، یہاں تک کہ ان کے دل عظمت اور قیادت کی صفات سے منور ہوگئے۔

پھر میں ان کے قائدانہ درجات تک پہنچنے کے اسباب کی تلاش میں نکلا کہ وہ کیسی رہنمائی تھی اور کیا تعلیم تھی، جو انہیں اس راہ پر لے کر چلی؟ میں چلتے چلتے بالآخر اس چشمے تک جا پہنچا، جس سے ان کی عظمتیں پھوٹی تھیں اور انہوں نے منزل کی راہ پالی، جس سے انہوں نے سفر کا آغاز کیا تھا۔ وہ کیا تھا؟ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی تھی۔ یہ وہی بلند ترین چوٹی تھی، جس کا قصد کر کے وہ نکلے تھے، یہی اعلیٰ ترین مثال تھی، جس نے انہیں بلند پرواز کا حوصلہ دیا۔ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی ان کے قائدانہ مقامات کا سرچشمہ اور ان کی عظیم سیرت کا نقطۂ آغاز تھی۔(۱۴)

ایک طرف تو یوں مؤلف عظمتوں کی اوجِ ثریا قرار دے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اعظم العظما بتا رہے ہیں، مگر دوسری طرف ان کا دل اس نام پر مطمئن نہیں کہ مبادا یہ دیو مالائی نام سید البشر کے شایانِ شان نہ ہونے کی وجہ سے بے ادبی کا باعث نہ بن جائے، اپنے جذبات کا اظہار وہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

فحدثت نفسي أن ابدأ بسيرة بطل الابطال و امامهم، فأجلت الرسول الاعظم ان اسميه بَطَلا، و اتناول سيرته في حديث الأبطال(۱۵)

میں نے سوچا کہ اپنی گفت گو کا آغاز قائدین کے قائد اور ان کے امام کی سیرت سے کروں، مگر پھر خیال ہوا کہ نبی کریمؐ کی ذات اس سے بلند تر ہے کہ میں انہیں بَطَل کہوں اور ابطال کے متعلق گفت گو میں آپ کا تذکرہ کروں۔(۱۶)

اس کے بعد مؤلف اس کے لطیف تربیتی پہلو اور مخاطب کی رعایت کے مؤثر اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

پھر میں نے سوچا کہ یہ گفت گو اس نوعیت کی ہے کہ جس کے مخاطب ماننے والے بھی ہیں اور نہ ماننے والے بھی، اسی طرح مسلم بھی اور غیر مسلم بھی۔ لہٰذا مجھے سید البشر کے بارے میں گفت گو ایسے کرنی چاہیے، جیسے بشر کے بارے میں کرتے ہیں، تا کہ ہر قسم کے لوگ اسے غور سے سنیں، خواہ ان کا مذہب کچھ بھی ہو اور وہ کسی بھی دین کے ماننے والے ہوں۔ پھر یہ اس سیرت کی اپنی شان ہے کہ وہ حتمی طور پر اپنے سننے والے کو ایسی منزل تک پہنچا دے گی، جس کے نیچے نیچے ہر ہیرو دم توڑ جاتا ہے، یہ سیرت خود ہی اپنے سننے والے کو اس ابدی پیغام کی طرف لے جائے گی۔ جس کی بنا پر صاحب سیرت ہر قسم کے بُطولت اور ابطال کے بارے میں گفت گو سے ورا الورا مقام پا گئے۔

یہ مؤلف کی نظر میں کتاب کے پہلے عنوان کا تربیتی پہلو ہے، اب اگر متبادل عنوان پر غور کیا جائے،

جوکہ متبادل ہی نہیں، متوازی بھی ہے اور بہ وقت ضرورت ناسخ بھی بن سکتا ہے تو وہ اپنی سادگی اور وضاحت میں الشمائل المحمدیۃ کی قبیل سے نظر آتا ہے اور اگر بطل الأبطال کو سامنے رکھ کر اس پر مؤلف کے اپنے اور سامعین و قارئین کے متوقع تحفظات کی طرف دیکھتے ہوئے دوسرے عنوان أبرز صفات النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ذیل قرار دیا جائے تو اس کی ایک گونہ مماثلت مشہور جاہلی شاعر اور صاحبِ معلقہ زہیر بن ابی سلمی کے اس قول سے ہو جاتی ہے:

عموا صباحا غیر هرم

وخیر کم استثنیت (۱۷)

تم سب کو صبح بہ خیر، ہرم کے علاوہ، اور جو تم سب میں بہتر تھا اسے تو میں نے مستثنیٰ ہی کر دیا۔

اس کا پس منظر یہ ہے کہ شاعر نے جب ہرم بن سنان کی تعریف کچھ زیادہ ہی کرنا شروع کی تو ہرم نے قسم کھالی کہ اب جب بھی زہیر میری مدح کرے گا، میں اسے انعام دوں گا اور جب مجھ سے مانگے گا تو میں اسے دوں گا اور جب مجھے سلام کرے گا تو ایک اونٹنی اور ایک غلام تحفے میں دوں گا۔ اس بات نے شاعر کو بھی مشکل میں ڈال دیا، کیوں کہ اس سے قبل ہرم بن سنان اور حارث بن عوف وغیرہ دیت دے کر اسے چھڑا چکے تھے۔ شاعر نے اس نئی پیش کش کو اپنی عزت نفس کے خلاف سمجھا اور ہرم سے پہلوتہی کرنے لگا اور اگر کسی مجلس میں اس سے آمنا سامنا ہوتا تو درج بالا الفاظ کے ساتھ سلام کرتا۔

بندہ مقالہ نگار کو بھی کتاب کے ان دونوں عناوین میں کچھ اسی طرح کی مناسبت معلوم ہوتی ہے کہ مؤلف نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطل الأبطال کہنا بھی چاہتے ہیں، مگر ادب مانع آجاتا ہے، کیوں کہ وہاں تو

تیرا انداز امیری نہیں فقیری ہے

کا سماں ہے، تو مؤلف اسے ذکر کرنے کے بعد اولگاتے ہیں اور پھر کہہ دیتے ہیں: أبرز صفات النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ اعلم۔

باقی جہاں تک دوسرے عنوان کے تربیتی پہلو کا تعلق ہے تو أبرز صفات النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی دل و دماغ اس ارشاد باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ.

کتاب کا مقدمہ سابق شیخ الازہر اور مشہور مصری مفکر، مؤلف اور مفسر شیخ محمد مصطفیٰ المراغی نے لکھا ہے۔ اس کے بعد مقدمہ طبع اول، مؤلف کا لکھا ہوا ہے، جس پر ۲۲ رمضان ۱۳۵۷ھ بہ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ لکھی ہے اور اس کے بعد مؤلف کا نام ہے۔ اس کے بعد مقدمہ طبع جدیدہ بھی مؤلف نے

لکھا ہے، جس سے یہ تعین تو نہ ہو سکا کہ اس کتاب کے کتنے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، مگر کم از کم یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ ایک سے زیادہ بار شائع ہو چکی ہے۔

کتاب کا متن، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، پندرہ مباحث پر مشتمل ہے۔ پہلے مبحث کا عنوان البحث عن الحق والثبات علیہ ہے، جب کہ آخری مبحث عمر بن خطابؓ کے بارے میں ہے۔ ان مباحث کی ترتیب اور ان کے مندرجات کو دیکھا جائے تو ان کے اندر ایک شعوری اور اثر انگیز تربیتی ربط نظر آتا ہے۔ مثلاً آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع میں جب وحی نازل ہوئی تو آپ بالکل اکیلے تھے، اس وقت آپ نے کیسے حق کو بیان کیا اور اس پہ کس طرح ثابت قدم رہے، اس کے بعد اس راستے میں آنے والی مشکلات کا کس بہادری سے مقابلہ کیا اور تمام تر مشکلات کے باوجود دوسروں سے تعلق کو کس انداز سے نبھایا، وعدے کیے تو وفا کی، عہد کیے تو پورے کیے، دنیا نے عزت سے پکارا اور بڑا نام ملا تو انہوں نے عجز وانکساری کو اپنا شیوہ بنایا، کسی سے غلطی ہو بھی گئی تو طاقت کے باوجود بدلہ لینے کی بہ جائے عفو و درگزر سے کام لیا۔ مشکلات وتنگی کے دور میں آپ نے کیسے قناعت کا مظاہرہ فرمایا اور پھر مشکلات کا دور گزرنے کے بعد جب ہر طرح کا اقتدار حاصل ہو گیا تو پھر بھی آپ دنیا کی رنگینیوں وآسائشوں سے بے رغبت رہے، تواضع، عاجزی وانکساری، بے انتہا عبادت وریاضت، عفو ودرگزر، دریا دلی آپ کا شعار رہا۔ دوران حکومت اپنی رعایا کی خیر خواہی کی بے نظیر مثالیں قائم کیں۔

آپ کا اندازِ گفت گو کیا نرالا تھا، جس میں آپؐ نے بے مثال فصاحت و بلاغت سے کام لیا، یہاں تک کہ اگر کسی نے مختصر ترین نصیحت کا مطالبہ کیا تو آپ نے اسے اس کی مرضی کے مطابق مختصر ترین انداز میں احکام اسلام سمجھائے۔ ریاستی معاملات میں آپؐ نے کمال تدبر اور سیاسی بصیرت سے کام لیا، یہاں تک کہ دشمن بھی اپنے جھگڑوں کے فیصلے آپ سے کرواتے تھے۔ بہ حیثیت سربراہ اور سپہ سالار آپؐ نے کیسی جنگی تدابیر اختیار کیں کہ مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ کئی گنا طاقت ور دشمن کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ صلح کی تو معاہدے پورے کیے، خواہ اس کے لیے ذہنی اذیت اٹھانی پڑی، دوسروں کی مذہبی آزادی کا کمال احترام کیا اور کمال فراست سے ممکنہ نزاعات کا سدباب کیا اور جانی دشمنوں کو اپنی سیاسی بصیرت سے اپنا گرویدہ کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعوت اور رویے کا نتیجہ یہ نکلا کہ دس سال کے مختصر عرصے میں عرب وعجم آپ کی غلامی کو اپنا عروج سمجھنے لگے اور ایک ایسا معاشرہ تیار ہوا، جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی، جو کل آپس میں دشمن تھے، آج شیر وشکر ہو گئے اور ایک دوسرے پر جان دینے والے بن گئے۔ مؤلف نے کمال فراست سے مشتِ نمونہ از خروارے کے طور پر آخری مبحث حضرت عمر بن خطاب کے بارے

میں دے کر اس مثالی معاشرے کی مثال پیش کی، جس کی ہمہ جہت تربیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قلیل عرصے میں کی۔

ہم کتاب کے مضامین اور مواد کی علمی اور تدوینی خصوصیات پر نظر ڈالتے ہوئے اس کی ابتدا صاحبِ مقدمے کے الفاظ سے کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس کتاب کا مقدمہ شیخ محمد مصطفیٰ المراغی نے لکھا ہے۔ یہ مقدمہ کل چار پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔ دوسرے پیراگراف کا ہر ہر جملہ کتاب کی کم از کم ایک ایک خصوصیت پر مشتمل ہے، شیخ مراغی لکھتے ہیں:

وقدأحسن الأستاذ عبدالرحمٰن بك عزام اذا اختار للاذاعة موضوعاً رائعاً جليلا، فيه من العبرة والعِظةِ، ومن المَثل والأ سوة، ما لا ينفد على طول التفكر والتدبر، هو سيرة خاتم النبين محمد ﷺ، وأحسن مرة أخرى حين تناول السيرة من الناحية الخلقيه، والناس اليوم أحوج ما كانوا الى أن يهتدوا بأخلاق محمد، ويقبسوا من نورهِ. تناول السيرة المحمدية، فبين أخلاق الرسول الكريم، و فصل القول في صفاته الكريمة، على قدر ما وسع الحديث، و أذن المقام، وزاد احساناً اذا ستخلق هذه السيرة الكريمة من الحادثات، فقرنها بحججها، وعرضها في نور براهينها، فلم يرسل القول دعاوَى يعوزها، ويلتمس لها الدليل، بل جاء بالدعوى في شهود عدل، من الواقعات البينة، والروايات الصادقة

عالی قدر جناب عبدالرحمٰن عزام صاحب کا حسنِ انتخاب کمال کا تھا کہ انہوں اپنی نشریاتی تقریروں کے لیے ایسے عمدہ موضوع کا انتخاب کیا، جس میں درس ونصیحت اور اسوہ وقدوہ کا ایسا سامان ہے کہ طویل عرصے تک غور وفکر کا موضوع رہنے کے بعد بھی اس کے عجائب وکمالات ختم نہیں ہوتے۔ اس سے میری مراد سیرت ختمی مرتبت کا موضوع ہے۔ ان کے حسنِ انتخاب میں کمال کا ایک اور رنگ یہ ہے کہ انہوں نے سیرتِ پاک کا اخلاقی پہلو منتخب کیا۔ آج انسانیت کو حضرت محمد ﷺ کے اخلاق کریمہ کو اپنا رہ نما بنانے کی شدید ترین ضرورت ہے، تاکہ وہ اس کے نور سے اپنے دِل کے دیے جلا سکیں۔ انہوں نے سیرت کو موضوع گفت گو بنا کر رسولِ کریم ﷺ کے اخلاقِ کریمہ کی وضاحت کی اور آپ ﷺ کی صفاتِ عالیہ کو عام فہم انداز میں اس طرح بیان کیا، جس طرح اس گفت گو اور سامعین کی سطح

فہم و معرفت کا تقاضا تھا۔ ان کا انداز بیان اس لحاظ سے بھی قابلِ داد ہے کہ انہوں نے حالات و واقعات سے اخلاقِ کریمہ کا استنباط کر کے ان کی حقیقی روح کے ساتھ انہیں بیان کیا، انہیں دلائل کے ساتھ مزید واضح کیا اور ان کے براہین کی روشنی میں انہیں پیش کیا۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا کہ اپنی باتوں کو دعوے کی صورت میں بولتے جائیں، جنہیں دلیل کی ضرورت ہو اور وہ دلیل بعد میں تلاش کرنی پڑے، بل کہ انہوں نے جو دعویٰ کیا، اسے عادل گواہوں کی موجودگی میں پیش کیا، جو واضح واقعات اور سچی روایات کی صورت میں دعوے کے ساتھ ساتھ رہے۔

اس پیراگراف سے کتاب کی درج ذیل خصوصیات معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ اس کا موضوع نفیس اور عظیم ہے۔

۲۔ اس میں نصیحت، درس قائدانہ کردار اور قابل تقلید نمونہ موجود ہے۔

۳۔ موضوع کی وسعت اور گہرائی ایسی ہے کہ طویل غور و خوض اور تدبر سے بھی اس کے کمالات ختم نہیں ہوتے۔

۴۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا موضوع ہے۔

۵۔ مؤلف نے سیرتِ طیبہ کے اخلاقی پہلو کا انتخاب کیا ہے۔

۶۔ آج کے دور میں محمد ﷺ کے اخلاق سے رہنمائی حاصل کرنا اور آپ کے نور سے اپنی زندگی کو روشن کرنا لوگوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

۷۔ اخلاقِ نبویہ اور سیرتِ محمدیہ پر گفت گو کرتے ہوئے مؤلف نے نبی کریم ﷺ کی صفات شریفہ کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے، مگر اس کے ساتھ اس بات کا بھی پورا انتظام کیا ہے کہ موقع محل اور مخاطب کے فہم و ادراک کا دائرہ وسعتِ کلام سے ٹوٹنے نہ پائے۔

۸۔ اس کتاب کی ایک اور بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مؤلف نے سیرتِ طیبہ کے نمونے احداث اور وقائع سے لیے ہیں، جو کہ معاشرے کے ساتھ ربط کا ایک واضح ثبوت ہے۔

۹۔ سیرت کے جو احداث اور وقائع مؤلف نے ذکر کیے ہیں، ان کے ساتھ ان کے دلائل بھی پیش کیے ہیں اور ان دلائل کی روشنی میں انہیں خوب واضح کیا ہے۔ گویا دلیل تلاش کرنے کا کام انہوں نے سامع یا قاری پر نہیں چھوڑ دیا، بل کہ اپنے دعوے کو عادل گواہوں کی مدد سے ثابت کیا ہے۔

۱۰۔ جو دلائل مؤلف نے بیان کیے ہیں، وہ واضح واقعات اور قابل اعتماد روایات پر مشتمل ہیں۔

یہ چند امتیازی خصوصیات ہیں، جو شیخ مصطفیٰ المراغی جیسے مفکر اور محقق نے اس کتاب پر اپنے سوا صفحے کے مقدمے میں ایک پیراگراف میں جمع کر دی ہیں۔ ذیل میں کتاب کی کچھ دیگر خصوصیات پر نظر ڈالتے ہیں۔

اگر عنوان پر بہ غور نظر ڈالی جائے تو وہ مؤلف کے اپنے علمی، ثقافتی اور معاشرتی پس منظر کی غمازی کرتا ہے۔ مؤلف اپنے وقت کے عظیم سیاسی رہنما، علمی محقق اور معاشرتی مدبّر تھے۔ انہوں نے پہلی عالمی جنگ میں حصہ لیا۔ شاہ مصر فاروق کے دور حکومت میں وزارت کے منصب پر فائز رہے، عرب لیگ کے مؤسسین میں ان کا شمار ہوتا ہے اور اس کے پہلے سیکریٹری جنرل بھی رہے۔ معاشرے میں وسیع پیمانے پر مصر، ترکی، لیبیا اور مختلف ممالک کے سفر اور وہاں کی اقامت ان کی زندگی کا حصہ رہا اور موافقت ومخالفت کے وسیع تجربات انہیں حاصل ہوئے، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ معاشرے کی تشکیل اور اس میں اعلیٰ اقدار کے فروغ کے لیے ان کے پاس کس قدر مواد اور کیسے جذبات ہوں گے۔ دنیا میں کس طرح آئیڈیل شخصیات کو بنتے، بلندیاں پاتے اور پھر ٹوٹتے ہوئے دیکھا ہوگا، ان وادیوں کے پرپیچ سفر اور ان گھاٹیوں کے نشیب وفراز سے ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور آپ کی قیادت کے بے مثال نمونہ ہونے پر ان کی نظروں کا ٹک جانا، محض جذبات عقیدت اور احترام کا نتیجہ معلوم نہیں ہوتا، بل کہ یہ منزل انہیں تجربے اور بصیرت کی بنا پر حاصل ہوئی، جس کا اظہار انہوں نے اپنے سامعین اور اپنے قارئین سے کرنے کی ٹھانی۔

اس کتاب کے مضامین پر تجزیاتی نظر ڈالی جائے تو درج ذیل باتیں قابل التفات نظر آتی ہیں:

ا۔ انتخاب موضوعات

سیرت طیبہ کے مؤلفؒ نے ایسے موضوعات منتخب کیے ہیں، جو انسان کی شخصی تعمیر وتربیت سے لے کر اس کے معاشرتی مقام، حتیٰ کہ اس کے اندر قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنے کے لیے بہت پُر اثر اور پُر مغز نظر آتے ہیں۔ شاید دور جدید میں تشکیل پانے والے قیادت سازی کے مستقل مضمون اور افراد سازی کے وسیع کورسز بھی اپنے اندر وہ اثر نہ رکھتے ہوں، جو سیرت طیبہ کے ان مضامین میں ہے۔ چناں چہ کتاب کے کل پندرہ مضامین میں سے پہلا مضمون البحث عن الحق والثبات علیہ، یعنی حق کی تلاش اور اس پر ثابت قدمی اختیار کرنا ہے۔ یہ عموماً انسانی کمزوری ہے کہ وہ اپنے افکار ونظریات کو ہی حق سمجھتا ہے، خواہ اسے نظریات ورثے میں ملے ہوں یا خود بہ خود اس کے ہاں تشکیل پا گئے ہوں، حق کو تلاش کر کے اس کی اتباع کرنا اور

اس پر ثابت قدمی اختیا کرنا معاشرے میں عموماً ناپید ہوتا ہے، مگر جس انسان میں یہ تڑپ پیدا ہو جائے، اس کی شخصیت ہر لحاظ سے ایک نمایاں مقام پا جاتی ہے۔ پھر یہ مؤلف کا کمال انداز بیان ہے کہ کتاب کے عنوان بطل الأبطال کی طرح اس مضمون کا عنوان بھی شان نبوت سے مطابقت کے سلسلے میں کچھ تشنہ سا نظر آتا ہے، کیوں کہ نبوت کا سلسلہ تو وحی کے ساتھ مربوط ہوتا ہے اور وحی کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، مگر چوں کہ کتاب کا انداز تربیتی ہے اور اس کی مخاطب امت دعوت اور امت اجابت دونوں ہیں، اس لحاظ سے یہ مضمون تعمیر شخصیت کی اساس نظر آتا ہے، تلاش حق کی جو صفات ایک انسان میں ہو سکتی ہیں، اس مضمون میں سے صرف ایک اقتباس پر اکتفا کرتے ہیں، مصنف کہتے ہیں:

> محمد ﷺ وحی آنے سے پہلے اور رسول بننے سے پہلے ہی عظیم تھے، بچپن سے انہیں بت پرستی سے نفرت تھی، حال آں کہ بت ان کے آباواجداد کے ''اللہ'' تھے اور جزیرہ عرب میں ان کی شان وشوکت کا سرچشمہ تھے۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی سچے، وفادار، محبوب ومحترم اور اپنی قوم میں معزز ومکرم تھے، یہاں تک کہ پوری قوم میں امین کا لقب پایا۔ ان کی جوانی پاکیزہ اور عفت مآب تھی۔ اس کو دیکھ کر قریش کے عظیم ترین اور نہایت دولت مند اور اعلیٰ نسب خاتون نے انہیں ان کے فقر کے باوجود شادی کی دعوت دی۔

اس کے بعد مصنف نے حق پر ثابت قدمی کی بہت سے مثالیں دی ہیں۔

کتاب کے دوسرے مبحث کا عنوان شجاعت ہے، انسان کو حق معلوم ہو جائے تو اس پر ثابت قدمی دو طرح سے ہو سکتی ہے، ایک یہ کہ مخالفین سے مقابلے کی طاقت نہ ہو، پھر بھی انسان حق پر ثابت قدمی اختیار کرتے ہوئے اپنی جان اور مال کا نذرانہ پیش کر دے اور ثابت قدمی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان جرأت کے ساتھ آگے بڑھ کر حق کا دفاع کرے۔ حضرت محمد ﷺ نے دفاعی اور اقدامی دونوں انداز، حق پر ثابت قدمی کے لیے اختیار کیے۔ اگر دفاعی انداز میں محمد ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ یہ لوگ اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ کر مجھے یہ کام چھوڑنے پر آمادہ کرنا چاہیں تو میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے یا میں اس کی راہ میں قربان ہو جاؤں۔ (۱۸)

دوسری طرف کفار کی اذیت پر صبر اور غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جرأت و بہادری سے شریک ہونا ثابت قدمی کا دوسرا پہلو واضح کرتا ہے۔

کتاب کے تیسرے مبحث کا عنوان وفا ہے۔ مکی زندگی میں مشرکین کی جفاؤں کے مقابلے میں وفا کا معیار قائم کرنے سے لے کر مدنی زندگی میں یہود کے ساتھ معاہدے اور پھر پرانے دشمنوں، یعنی مشرکین

کے ساتھ صلح حدیبیہ میں سہیل بن عمرو کی ضد کے مقابلے میں اپنی وفاؤں سے فتح مبین کی راہ ہموار کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں اگر ہم ہر مبحث سے مثالیں پیش کریں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔

مؤلف نے اس انداز سے ان مضامین کو ترتیب دیا ہے کہ اس کتاب کو تعمیر شخصیت اور تعمیر معاشرہ یا آج کے دور میں فنِ قیادت کا نصابِ تعلیم و تربیت قرار دیا جا سکتا ہے۔ کتاب کے عنوان اور اس کے مضامین کے بارے میں گفت گو کے بعد اس کے دیگر چند پہلوؤں کی طرف اشارہ ضروری ہے۔

کتاب کا مواد

کتاب میں پیش کیا گیا مواد چار طرح کا ہے، جس میں دینی نصوص، جو زیادہ تر قرآن وحدیث پر مشتمل ہے، تاریخی حقائق، عربی اشعار اور مستشرقین کے اقتباسات اور مؤلف کے اپنے تجزیے اور تبصرے شامل ہیں۔ اس علمی مواد میں کوئی خاص تدوینی ترتیب نہیں ہے، بل کہ خطیبانہ اسلوب اس پر غالب ہے، اگر چہ وہ علمی مواد اور مسلسل اقتباسات سے بھرپور ہے۔

اسلوبِ نگارش خطیبانہ ہونے کے باوجود تجزیاتی ہے، مؤلف ہر موضوع کی تمہید باندھتے ہیں، اس کے لیے حالات کا ایک نقشہ پیش کرتے ہیں اور اس میں مذکورہ علمی مواد میں، جو علمی مواد مناسب معلوم ہو، اس سے اس نقشے میں رنگ بھرتے ہیں۔

حواشی

۱۔ سبل الهدی والرشاد، محمد بن یوسف الصالحی الشامی، دار الکتب العلمیہ، بیروت: ج۱، ص۳۹۰

۲۔ صحیح بخاری: کتاب الجمعۃ، باب سؤال الامام الناس اذ اقحطوا

۳۔ نقوش: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر۱۲، ص۳۵

۵۔ لسان العرب، ابن منظور افریقی (شعر)

۶۔ بحر وافر، قصیدے کے اشعار: ۲۔ دیوان حسان: قافیۃ الألف، وأحسن منک ......ج۱، ص۲، المستطرف في کل فن مستظرف، الأبشهی، باب في المدح والثناء، الفصل الأول في المدح والثناء، المکتبۃ الشاملۃ: ج۱، ص۲۳۱

۷۔ المستطرف فی کل فن مستظرف، الفصل الأول في المدح والثناء: ج۱، ص۲۳۱

۸۔ صبح الأعشی، قلقشندي، النوع العاشر، الصنف الثالث: النبات، المقصد الأول، الأصل الخامس، القدرۃ علی الاختراع، المکتبۃ الشاملۃ: ج۱، ص۳۰۲

۹۔ ان میں سے اکثر کتابیں طبع ہو چکی ہیں اور ان کے ناشرین کے نام ضمیمے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۱۰۔ خطبات بہاولپور، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد، دوسرا خطبہ: تاریخِ حدیث شریف،

ص۵۹، ۶۰

۱۱۔ محاضراتِ سیرت، ڈاکٹر محمود احمد غازی، دوسرا خطبہ، ص ۷۷

۱۲۔ محاضرات سیرت، تیسرا خطبہ: ص۱۵۹ سے ۱۶۱

۱۳۔ بنی اسرائیل: ۱۰۶

۱۴۔ صحیح مسلم: کتاب التوبۃ، باب فضل دوام الذکر والفکر في أمور الآ خرۃ، والمراقبۃ وجواز ترک ذٰلک في بعض الأ وقات والاشتغال بالدنیا، داراحیاء التراث العربي، بیروت: ج ۴، ص ۲۱۰۶، رقم ۲۷۵۰

۱۵۔ بطل الأ بطال، عبدالرحمٰن عزام، مقدمہ، طبع اول......

۱۶۔ راقم کی خوش قسمتی کہ جب میں مقالہ پیش کرر ہا تھا تو اس مجلس میں ڈاکٹر ایس ایم زمان صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کمالِ شفقت سے بندے کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی اور مصنف اور راقم دونوں کے عقدے کو اس طرح حل فرمادیا کہ سیرت پاک کے سیاق میں بطل الابطال کا انگریزی ترجمہ Hero of the Heroes کرنے کی ضرورت نہیں، جس سے نبی کریم ﷺ کے شایانِ شان نہ ہونے کا گمان ہو، بل کہ اس کا صحیح ترجمہ The greatest of the greats ہوگا۔ یہ ایک کمال رہ نمائی تھی، اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ مقالہ چھپنے سے پہلے اس تجویز کو بھی شامل کردیا جائے۔

۱۷۔ شرح المعلقات السبع، حسین بن احمد بن حسین الزوزني، داراحیاء التراث العربي: ج ۱، ص ۱۲۱

۱۸۔ بطل الابطال: ص ۴

بیانیہ سیرت نگاری

۱۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت سپہ سالار، رئیس احمد جعفری، شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز، کراچی۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام جاسوسی، محمد صدیق قریشی، فرید بک ڈپو، نئی دہلی انڈیا۔

۳۔ پیغمبر امن (ﷺ)، کیرن آرمسٹرانگ، نگارشات، پبلشرز، لاہور۔

۴۔ رسول اکرم ﷺ اور رمضان المبارک، شیریں زادہ۔ خدوخیل، الفیصل، لاہور۔

۵۔ نبی اکرم ﷺ کی مسکراہٹیں، علی اصغر چوہدری، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

۶۔ نبی اکرم ﷺ بہ طور رہبر تقوی، ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، سنگ میل، لاہور۔

۷۔ ذوق مصطفی ﷺ، منصور احمد بٹ، حیدر پبلی کیشنز، لاہور۔

۸۔ چہرہ نبوت، حنیف ندوی، علم وعرفان، پبلشرز، لاہور۔

۹۔ مسلم اعظم ﷺ، منورہ نوری حنیف، ادارہ اشاعت مصطفائی، دہلی۔

۱۰۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا، ڈاکٹر ذوالفقار کاظم، بیت العلوم، لاہور۔

۱۱۔ اسوہ حسنہ اور علم نفسیات، سعدیہ غزنوی، الفیصل، لاہور۔

۱۲۔ نبی کریم ﷺ بہ حیثیت سپہ سالار، عبدالرحمن کیلانی، مکتبہ اسلام، لاہور۔

۱۳۔ معرفت اسم محمد ﷺ، متین خالد، فاتح پبلشرز، لاہور۔

۱۴۔ عبادات نبوی اور جدید سائنسی تحقیق، محمد انور اختر، ادارہ اشاعتِ اسلام، کراچی۔

۱۵ سنتِ نبوی اور جدید سائنسی تحقیق، محمد انور اختر، ادارہ اشاعت اسلام، کراچی۔

۱۶۔ حضور ﷺ دنیا کے سب سے بڑے ماہر نفسیات، محمد انور اختر، ادارہ اشاعتِ اسلام، کراچی۔

۱۷۔ ننھے حضور ﷺ، احسان بے اے، نگارشات، پبلشرز، لاہور۔

۱۸۔ النبی الخاتم، مناظر احسن گیلانی، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

۱۹۔ حنیفۃ اللہ، محمد امین، ادارہ تبلیغ و اشاعت، فیصل آباد۔

۲۰۔ یہ ہیں کارنامے رسول خدا کے، راجہ محمد عبداللہ نیازی، دارالتذکیر، لاہور۔

۲۱۔ جمالِ مصطفیٰ، محمد صادق سیالکوٹی، نعمانی کتب خانہ، لاہور۔

۲۲۔ مخزنِ انقلاب، ڈاکٹر شمس الحق، شرکت پرنٹنگ پریس لاہور۔

۲۳۔ سیرت النبی ﷺ میں عورت کا کردار، عاصمہ فرحت، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور۔

۲۴۔ محمد ﷺ بہ حیثیت عسکری قائد، افضل الرحمان، اسلامک پبلکیشنز، لاہور۔

۲۵۔ عہد نبوی کا مدنی معاشرہ، قرآن کی روشنی میں، محمد نعمان اعظمی ندوی، البدر پبلی کیشنز، لاہور۔

۲۶۔ نبی اکرم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات، سعدیہ غزنوی، ثناء پبلی کیشنز، لاہور۔

۲۷۔ رسول ﷺ میدانِ جنگ میں، سید واجد رضوی، پنجاب بک ڈپو، لاہور۔

۲۸۔ علوم مصطفیٰ ﷺ، احمد رضا خان بریلوی، نذیر سنز، پبلشرز، لاہور۔

۲۹۔ سرورِ عالم ﷺ کے سفر مبارک، محمد کلیم آرائیں، تعمیر انسانیت، لاہور۔

۳۰۔ رسول اکرم ﷺ اور یہود حجاز، مشیر الحق، مکتبہ عالیہ، لاہور۔

۳۱۔ قائد انسانیت ﷺ، علامہ اقبال، مودودی، ندوی، صدیقی، مکتبہ انسانیت، لاہور۔

۳۲۔ غزواتِ رسول اللہ ﷺ، گلزار احمد، ضیاء القرآن، پبلی کیشنز، لاہور۔

۳۳ مکتوبات نبوی، محبوب رضوی، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

۳۴۔ اسماء نبوی، آل احمد رضوی، ماڈرن بک ڈپو، اسلام آباد۔

۳۵۔ عہد نبوت کے ماہ و سال، مخدوم محمد ہاشم سندھی، دارالاشاعت، کراچی۔

۳۶۔ منہج انقلاب نبوی، ڈاکٹر اسرار احمد، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور۔

۳۷۔ طب نبوی، شمس الدین محمد بن ابوبکر بن القیم الجوزیہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔

۳۸۔ الصابر المنتصر، فخری فاید، دارالمعارف، قاہرہ، مصر۔

۳۹۔ طب نبوی، شمس الدین محمد بن ابوبکر بن القیم الجوزیہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔
۴۰۔ طب نبوی، شمس الدین محمد بن ابوبکر بن القیم الجوزیہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔
۴۱۔ دربار رسول کے فیصلے، ابوالعرفان حکیم محمد عبدالرشید نقشبندی، اقبال اکیڈمی، لاہور۔
۴۲۔ سیدالانبیاء ﷺ کی امتیازی خصوصیات، علی اصغر چوہدری، رابعہ بک ہاؤس، لاہور۔
۴۳۔ پیغمبر اسلام اور بنیادی انسانی حقوق، حکیم محمود ظفر، بیت العلوم، لاہور۔
۴۴۔ خطبات نبوی ﷺ، سید عزیز الرحمن، زوار اکیڈمی پبلیکیشنز، کراچی۔
۴۵ رسول اکرم ﷺ اور یہود حجاز، مشیر الحق، مکتبہ عالیہ، لاہور۔
۴۶۔ مکالمات نبوی، ابو یحییٰ، امام خان نوشہروی، علم و عرفان پبلشرز۔
۴۷۔ فرامین رسول ﷺ، منصور احمد بٹ، پنجاب ب ڈپو۔
۴۸۔ امام المجاہدین ﷺ، نذر الحسن نذر، خالد بک ڈپو، لاہور۔
۴۹۔ مسلم اعظم ﷺ، منورہ نوری حنیف، ادارہ اشاعت مصط ئی، دہلی۔
۵۰۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط مع ترجمہ، مولوی تقی عاسی، دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی۔

تجزیاتی سیرت نگاری

۱۔ پیغمر اسلام ﷺ اور عائلی زندگی، حکیم محمود احمد ظفر، تخلیقات، لاہور۔
۲۔ رسول اللہ کے دن اور رات، محمد فاروق، بیت العلوم، لاہور۔
۳۔ سیرت کا پیغام نوجوانوں کے نام، سلیمان ندوی، دار السلام۔
۴۔ معلم اخلاق، محمد ندیم باری، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد۔
۵۔ حضور اکرم ﷺ کی رواداری، حافظ محمد ثانی، فضلی سنز۔
۶۔ رسول اللہ میدان جہاد میں، احسان بی اے، پاک پبلشرز، کراچی۔
۷۔ حضور ﷺ استاد و مربی، عبدالفتاح ابوغدہ، مجلس نشریات اسلام، کراچی۔
۸۔ عہد نبوی میں ریاست کا نشو و ارتقا، نثار احمد، نشریات، لاہور۔
۹۔ نبی کریم ﷺ کی فوجی حکمت عملی، محمد یٰسین سروہی، مشتاق بک کارنر، لاہور۔
۱۰۔ رسول اکرم ﷺ کی سیاست خارجہ، محمد صدیق قریشی، فرید بک ڈپو، دہلی۔
۱۱۔ حضور ﷺ بہ حیثیت وزیر اعظم کائنات، میاں افضل احمد، علم عرفان پبلشرز، لاہور۔
۱۲۔ الرسول القائد، محمود شیت خطاب، دار الفکر، بنان۔
۱۳۔ رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب، اسعد گیلانی، ترجمان القرآن، لاہور۔

۱۴۔ گفتار رسول ﷺ، محمد سلیمان قاسمی، الفیصل، لاہور۔
۱۵۔ پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ، حافظ زاہد علی، راحت پبلی کیشنز، لاہور۔
۱۶۔ حضرت محمد ﷺ بہ حیثیت ماہر معاشیات، حکیم ایم اے قاسم، علم وعرفان، لاہور۔
۱۷۔ محمد ﷺ صبر وثبات کے پیکر اعظم، عبدالرحمٰن کیلانی، مکتبہ اسلام لاہور۔
۱۸۔ نبی اکرم ﷺ کا شانہ نبوی میں، علی اصغر چوہدری، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور۔
۱۹۔ جنگ سیرتِ نبوی کی روشنی میں، غلام غوث ہزاروی، مولانا مکی، دار الکتب، لاہور۔
۲۰۔ نبی اکرم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات، سعدیہ غزنوی، ثناء پبلی کیشنز، لاہور۔
۲۱۔ رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، ڈاکٹر حمید اللہ، دار الاشاعت، کراچی۔
۲۲۔ رسول میدانِ جنگ میں، سید واجد رضوی، پنجاب بک ڈپو، لاہور۔
۲۳۔ غریبوں کا والی، محمد سعد اللہ، دیال سنگھ ٹرسٹ، لاہور۔
۲۴۔ معاشرۃ النبی ﷺ شین طارق، باغ نبی، تعمیر انسانیت، لاہور۔
۲۵۔ رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام، دار العرفان، راولپنڈی۔

۱۔ محمد بن یوسف الصالحی الشامی۔سبل الھدی والرشاد، دار الکتب العلمیہ، بیروت: ج۱،ص۳۹۰
۵۔ ابن منظور افریقی۔لسان العرب (شعر)
۸۔ قلقشندی۔صبح الأعشی، النوع العاشر، الصنف الثالث: النبات، المقصد الأول، الأصل الخامس، القدرة علی الاختراع، المکتبة الشاملة: ج۱،ص۳۰۳
۱۰۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد، دوسرا خطبہ: تاریخِ حدیث شریف، ص۵۹، ۶۰
۱۱۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی۔محاضراتِ سیرت، دوسرا خطبہ، ص۷۷
۱۵۔ عبدالرحمٰن عزام۔بطل الأبطال، مقدمہ، طبع اول.....
۱۷۔ حسین بن احمد بن حسین الزوزنی۔شرح المعلقات السبع، دار احیاء التراث العربی: ج۱،ص۱۲۱

اسلام اور مغرب تعلقات

مجموعہ محاضرات

دنیائے اسلام اور دنیائے مغرب کے روابط، کش مکش اور باہمی تعلقات کی مختلف جہتوں اور حیثیتوں کا مطالعہ اور اس باب میں دنیائے اسلام کی ذمے داریاں

مؤلف

ڈاکٹر محمود احمد غازی

ترتیب و تدوین

سید عزیز الرحمٰن

نیا ایڈیشن چھ خطبات کے اضافے کے ساتھ اب ۱۲ خطبات

صفحات: ۳۶۸ قیمت: ۲۹۰ روپے

ناشر

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے-۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی فون: ۰۲۱-۳۶۶۸۴۷۹۰

فہرست جدید کتبِ سیرت

حافظ محمد عارف گھانچی

ابن کثیر، علامہ/ مترجم رضوان اللہ ریاضی۔ معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا انسائیکلوپیڈیا۔ کراچی، مکتبہ ارسلان۔۲۰۱۳ء: ۳۲۵ص

ابواحمد۔ پیر کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔ لاہور، علم دوست پبلی کیشنز۔۲۰۱۳ء: ۲۲۴ص

ابورفعہ، مصطفیٰ ابراہیم/ مترجم، مولانا، محمد آصف۔ بیماریوں کا نبوی علاج۔ کراچی، ادارہ دعوت و تبلیغ، اردو بازار۔۲۰۱۲ء: ۲۴۷ص

ابوشادی، شیخ ابراہیم/ مترجم، ابوانس محمد سرور گوہر۔ صحیح خطبات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، دارالکتب السلفیہ۔۲۰۱۳ء: ۲۲۴ص

ابوطلحہ، محمد اظہار الحسن، محمود، مولانا۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ لاہور، المیزان۔ ۲۰۱۳ء: ۱۹۲ص

ابوظفر، زین، سید۔ حیات طیبہ کا ازدواجی شعبہ۔ کراچی سٹی، بک پوائنٹ اردو بازار۔۲۰۱۴ء: ۱۸۰ص

ابوعلی، حسین۔ میلاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، الھادی۔۲۰۱۳ء: ۴۱۳ص

ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ جماعت المرتبین۔ سیرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، ادارہ معارف اسلامی۔۲۰۱۳ء: ج ۳، ۲۰۸ص

ابوغدہؒ، عبدالفتاح / مترجم، عنایت اللہ، وانی، ندوی۔ معلم انسانیت کے اُصول تعلیم و تربیت۔ انڈیا، اتحاد بک ڈپو، دیوبند۔ س ن: ن م ص

احمد رفیق، اختر، پروفیسر۔ پیش خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، سنگ میل، ۲۰۱۴ء: ۲۴۸ص

اسرار احمدؒ، ڈاکٹر۔ سیرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم، لاہور، انجمن خدام القرآن ۲۰۱۳ء: ۲۴۰ص

اظہر، مسعود، مولانا۔ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، مکتبہ ابن مبارک۔۲۰۱۳ء: ۴۸۰ص

اعظمی، محمد ولید/ مترجم، مفتی، محمد، وسیم اکرم۔ معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، مشتاق بک

کارنر۔۲۰۱۲ء: ۲۸۸ص

البانی، ناصر الدینؒ، علامہ مترجم، حافظ محمد عمر۔ صحیح معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، مکی بیت اسلام، ۲۰۱۳ء: ۴۷۴ص

الردادی، شفیق الرحمان، شاہ، پیرزادہ۔ رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، مکتبہ قدوسیہ۔ ۲۰۱۳ء: ۵۹۱ص

امام ترمذیؒ/مترجم، محمد جاوید، عالم۔ شمائل ترمذی۔ لاہور، ادارہ پیغام القرآن۔ ۲۰۱۰ء: ۲۱۶ص

امان اللہ، کثیر شوکت، وحید اسید، معجزات خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، نذیر سنز۔ ۲۰۱۳ء: ۲۷۹ص

انور امداداللہ، مولانا۔ زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ملتان دار المعارف۔ ۲۰۱۱ء: ۲۲۴ص

انور، امداداللہ، مولانا۔ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ملتان۔ دار المعارف۔ ۲۰۱۲ء: ۴۸۰ص

اوج، محمد شکیل، ڈاکٹر۔ صاحبِ قرآن۔ کراچی، مسندِ سیرت، کراچی یونیورسٹی۔ ۲۰۱۳ء: ۲۴۰ص

اہل قلم کی جماعت۔ سیرت انسائیکلو پیڈیا۔ لاہور، دار السلام۔

اہل قلم کی جماعت۔ سیرت انسائیکلو پیڈیا۔ لاہور، دار السلام۔ ۱۴۳۳ھ: ج ۳، ۵۲۰ص۔ ۱۴۳۳ھ، ج ۵، ۵۶۸ص۔ ۱۴۳۵ھ، ج ۶، ۵۲۰ص

ایم، مبین، مرتب۔ معجزات محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور اسلامک بک سروس۔ ۲۰۱۳ء: ۲۲۴ص

این میری شمل/مترجم، نعیم اللہ ملک۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، ابوذر پبلی کیشنز، بی/۲۴۱ جرنلسٹس کالونی۔ ۲۰۱۴ء: ۳۳۵ص

بابر مشتاق، میر۔ نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مبارک۔ کراچی، عثمان پبلی کیشنز، پاکستان ریلوے ہاؤسنگ اسکیم، اے/بلاک ۸، ۱۳/بی۔ ۲۰۱۳ء، ۱۴۴ص

باصل، بشیر احمد، ڈاکٹر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غذائیں اور شافی علاج۔ لاہور، روبی پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ۲۱۶ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا بچپن۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا خلق عظیم۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۲۴ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا عہد شباب۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اقوال۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے خطوط۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے سفر۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے فیصلے۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے معاہدے۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

بٹ، منصور احمد۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے معجزات۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۴۴۸ص

بٹ، منصور احمد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی معرکے۔ لاہور، دُعا پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۱۹۲ص

بٹ، منصور احمد۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درخشاں پہلو۔ لاہور، چوہدری اکیڈمی۔ ۲۰۱۳ء: ۱۸۴ص

بٹ، منصور احمد۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، زوایہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۴۸۰ص

بٹ، منصور احمد۔ بے مثال باپ۔ لاہور، البدر۔ ۲۰۱۲ء: ۷۴ص

بخاری، محمد محسن، شاہ، سید۔ از عرش نازک تر۔ لاہور، المعارف گنج بخش، روڈ۔ ۲۰۱۳ء: ۱۵۱

بدایونی، محمد اسماعیل۔ بچوں کے لئے سنہری معجزات۔ کراچی، اسلامک ریسرچ سوسائٹی۔ ۲۰۱۳ء: ۱۹۰ص

بدر الدولہؒ، محمد صبغۃ اللہ، قاضی مدارسی۔ فوائد بدریہ۔ لاہور، بیکن بکس۔ ۲۰۱۴ء: ۲۴۴ص

بستوی، محمد عکاشہ، مفتی۔ سیرت النبی صلی اللہ کی وسلم کی کرنیں۔ لاہور، البرھان۔ ۲۰۱۲ء: ۱۲۵ص

بھٹی، محمد اشرف، مولوی۔ سیرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ اے، ۱۹۵ محلہ رحمٰن

نگر۔۲۰۱۲ء:۲۸۸ص

بیگ، محمد نواز، مرزا۔ سیرت میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ جہلم، بک کارنر۔۲۰۱۴ء:۶۴۳ص

تزئین انصاری۔ رشکِ آسماں درگھر (نشانات نبوی آثار و شاعت بندی) کراچی، حرا فاؤنڈیشن پوسٹ بکس نمبر ۲۷۲۷۔ ۲۰۱۱ء:۹۶ص

تیمور، محمد رضا۔ مطالعہ سیرت عہد بہ عہد۔ کراچی، قرطاس، عثمان پلازہ بلاک ۱۳ بی، گلشن اقبال۔ ۲۰۱۳ء:۱۷۵ص

ثناء اللہ زاہد۔ صحابہ کرام و کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار۔ لاہور، نعمانی کتب خانہ۔۲۰۱۳ء: ۱۲۸ص

ثناء اللہ، مولوی۔ دل کی ضیاء، سیرت نبی الانبیاء صلی اللہ علہ وسلم۔ بلوچستان، قاضی فضل اللہ کتب خانہ اسلامیہ، بھاگناڑی، ضلع کچھی۔۲۰۱۲ء:۲۰۰ص

جارج، کونشان، واڑیل/ مترجم، عبدالوارث، ساجد۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، صبح روشن۔۲۰۱۴ء:۵۰۴ص

جماعت المرتبین۔ سیرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، ادارہ معارف اسلامی۔۲۰۱۳ء: ج،۳، ۴۰۸ص

جمال احمد، ایم۔ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم۔ کینیڈا، کلاسک پبلی کیشنز۔۱۷۳۰، برادک ایونیو، ۳۰۰۴ پی او بکس مارک اوٹاریو L6EoJ1۔۲۰۱۳ء:۳۴۹ص

چشتی، عتیق محمد، شیخ، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بزبانِ قرآن۔ لاہور، زواریہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء:۲۴۰ص

چوہدری، فرزند علی۔ قائد انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، انٹرنیشنل پبلی کیشنز۔۲۰۱۴ء:۴۰۸ص

حاصل پوری، محمد عظیم، شیخ۔ ۴۵ خصوصیات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، مکتبہ اسلامیہ۔ ۲۰۱۳ء:۳۲ص

حشمت جاہ، ڈاکٹر۔ طب نبوی اور روحانی سائنس۔ کراچی، سٹی بک پوائنٹ۔۲۰۱۳ء:۵۱۲ص

حمید اللہ، خان عزیز۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق متشرقین کے اعترافات۔ احمد پور شرقیہ، ادارہ تفہیم الاسلام، بنگ الفلاح والی گلی۔۲۰۱۳ء:۲۳۰ص

خان، ثناء اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک آنسو۔ لاہور، شرکتہ الشہاب، ۲۰۱۲ء:۱۵۱ص

خان، محمد جلیل۔ بنوی دلائل اور امثال۔ لاہور، اسلامک پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۲ء: ۱۷۳ص

خان، محمد ہاشم، مفتی۔ معراج مصطفےٰ محمد صلی اللہ علہ وسلم اور معمولات ونظریات۔ لاہور، مکتبہ صدر الشریعہ۔ ۲۰۱۳ء: ۲۵۵ص

دھورات، محمد سلیم، مولانا۔ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور وقت کی ضرورت۔ کراچی، زم زم پبلشرز۔ ۲۰۱۳ء: ۲۲۳ص

راجھستانی، اخ الاسد محمد، مولانا۔ پرنور کلام، در، سیرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم۔ کراچی ادارہ الرشید، نیوٹاؤن۔ ۲۰۱۳ء: ۱۷۴ص

رازی، تنویر احمد، پروفیسر۔ رسولِ رحمان صلی اللہ علیہ وسلم لاہور۔ مکتبہ عالیہ۔ ۲۰۱۳ء: ۵۱۰ص

راشد علی، حافظ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑی شان والے۔ لاہور، دارالنوادر، ۲۰۱۳ء، ۱۸۶ص

رانجھا، محمد نذیر، ڈاکٹر۔ سیرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور جمعیت پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ج ۱، ص ۵۵۰، ج ۲، ۵۹۰ص، ج ۳، ۵۴۳ص

رحمانی، سیف اللہ، مولانا، پیامِ سیرت، عصر حاضر کے پس منظر میں۔ کراچی، زم زم پبلشرز۔ ۲۰۱۲ء: ۳۰۶ص

رحمانی، عبداللہ ناصر۔ حدیث ہرقل۔ کراچی، مکتبہ عبداللہ بن سلام۔ ۲۰۱۳ء: ۲۳۰ص

رحمت الٰہی، ڈاکٹر۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام آباد، الفوز اکیڈمی، اسٹریٹ: ای ۱۵، ۱۱/۴۔ ۲۰۱۳ء: ۲۱۴ص

رسالپوری، محمد ثاقب، مولانا۔ خطبہ حجۃ الوداع۔ کراچی، حجازی کتب۔ ۲۰۱۳ء: ۲۴ص

ریاض احمد، مرزا۔ رُخ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، زاویہ پبلشرز۔ ۲۰۱۳ء: ۴۰۰ص

زاہد علی، حافظ، مسلمان، سیرت طیبہ کی روشنی میں۔ لاہور، راحت پبلشر۔ ۲۰۱۲ء: ۳۵۹ص

زبیر طارق۔ پہلا فضائی حملہ۔ اسلام آباد، دعوہ اکیڈمی۔ ۲۰۱۲ء: ۶۸ص

زبیر علی زئی، حافظ۔ سیرت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے درخشاں پہلو۔ لاہور، مکتبہ اسلامیہ۔ ۲۰۱۴ء: ۱۱۰ص

سبزواری، امتیاز حسین۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۲۰۱۳ء: ۳۰۶ص

سحر ملک۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (کوئز بک)۔ لاہور، رابعہ بکس۔ ۲۰۱۳ء: ۲۵۵ص

سعد اللہ، حافظ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ۔ لاہور، دار الکتاب۔ ۲۰۱۳ء: ۴۰۰ص

سعید احمد۔ دو جہانوں کا چاند۔ لاہور، مکتبہ ہاشمیہ۔ ۲۰۱۳ء: ۱۴۲ص

سکندر احمد، کمال۔ تلاش رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ انڈیا، نگہ پٹواری، آدم نگر، بردلی روڈ، علی گڑھ۔ ۲۰۱۲ء: ۸۳ص

سلطان محمد، نجیب الرحمان۔ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، سلطان الفقر پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ۱۷۶ص

سہروردی، قلندر علی، ابو الفیض۔ جمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور اورینٹل پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۲ء: ۴۰۰ص

سید صابر، مفتی۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور چند اصلاح طلب پہلو۔ کراچی، المنیب شریعہ اکیڈمی۔ ۲۰۱۳ء: ۱۲۶ص

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (سیرت پاسپورٹ) کراچی، سلام پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۲ء: ۴۸ص

سیفی، عزیز الرحمان، سید ڈاکٹر۔ تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تخلیق انسانی کے مدارج، جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں۔ کراچی، شعبہ علوم اسلامی وفاقی اردو یونیورسٹی۔ ۲۰۱۳ء: ۱۴۸ص

شازیہ تبسم۔ کمالات عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آزاد کشمیر، داداجی بک ڈپو۔ ۲۰۱۳ء: ۲۵۲ص

شاکر، اکرام اللہ، حافظ، مولانا۔ معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لاہور، سہارا اسلام پبلی کیشنز۔ س ن: ۲۲۳ص

شاکرؒ، عبد الجبار، پروفیسر۔ خطبات ومقالات سیرت۔ لاہور، کتاب سرائے۔ ۲۰۱۳ء: ۳۱۲ص

شامیؒ، محمد یوسف، الصالحی / مترجم، پروفیسر، ذو الفقار علی، ساقی۔ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد۔ لاہور، زاویہ۔ ۲۰۱۳ء: ج ۳، ۴ یکجا ۸۴۸ص

شاہ ولی اللہؒ / مترجم خلیفہ محمد عاقل۔ سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ کراچی، مکتبہ البشریٰ۔ ۲۰۱۳ء: ۵۲ص

شبلیؒ، علامہ / مترجمہ، میمونہ سلطان، شاہ۔ سیرت طیبہ۔ لاہور، البرہان۔ ۲۰۱۲ء: ۱۴۲ص

شفیق الرحمان، سید، ڈاکٹر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت، تقاضا،۔۔۔۔)۔ بہاولپور، ۴۰/ا ے، نور الحق کالونی، منبر التوحید والسنہ، ۲۰۱۲ء: ۱۲۸ص

شکیل احمد انور، سید۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتی حکمت عملی کے چند سیاسی وسماجی پہلو۔ انڈیا، اسلامک اسٹڈیز اینڈ ریسرچ سرکل، حیدرآباد دکن۔ س، ن: ۴۸ص

صدیقی، یاسین مظہر، پروفیسر، ڈاکٹر۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں۔ لاہور، مکتبہ قاسم العلوم۔ ۲۰۱۳ء: ۱۶۸ص

صدیقی، یاسین مظہر، پروفیسر، ڈاکٹر۔ عہد نبوی میں اختلافات، جہالت، نوعیتیں اور حل۔ لاہور، کتاب سرائے۔ ۲۰۱۴ء: ۲۴۶ص

صدیقی، یاسین مظہر، پروفیسر، ڈاکٹر۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلی کی رضاعی مائیں۔ انڈیا، مکتبہ الفہیم، مئو ناتھ بھنجن یوپی، ۲۰۱۱ء: ۱۶۸ص

صدیقی، یاسین مظہر، پروفیسر، ڈاکٹر۔ حضرت اُم ایمن صلی اللہ علیہ وسلم کی انا۔ کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز ناظم آباد نمبر ۴۔ ۲۰۱۴ء: ۴۸ص

صدیقی، یاسین مظہر، پروفیسر، ڈاکٹر۔ عہد نبوی میں، اختلافات، جبات، نوعیت اور حل انڈیا، انسٹیٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی۔ ۲۰۱۳ء: ۲۴۶ص

ضیائی، خلیل احمد، صاحب زادہ۔ سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم اور اوراد واذکار۔ لاہور، فرید بک سٹال ۲۰۱۲ء: ۵۵۹ص

طارق سعید۔ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، ۲ نون ایونیو، طارق اسٹریٹ مسلم ٹاؤن۔ ۲۰۱۳ء: ۵۵۰ص

طاہر، محمد اکرم۔ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم (مستشرقین کے خیالات کا جائزہ) لاہور، ادارہ معارف اسلامی۔ ۲۰۱۴ء: ۴۶۴ص

طلعت صدیقی، ڈاکٹر۔ دور نبوت کی اصلاحات اور عصر جدید۔ کراچی، شعبہ تصنیف وتالیف کراچی یونیورسٹی۔ ۲۰۱۳ء: ۲۴۴ص

ظفر اللہ، ڈاکٹر، سیرت نبوی اور عصر حاضر کے تقاضے۔ لاہور، پاکستان پبلی کیشنز اردو بازار۔ ۲۰۱۳ء: ۱۲ص

ظفر، عبدالرؤف، ڈاکٹر، اطراف سیرت۔ لاہور، کتاب سرائے۔ ۲۰۱۴ء: ۵۷۰ص

ظفر، عبدالرؤف، ڈاکٹر۔ عصر رواں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔ لاہور۔ مکتبہ قدوسیہ۔ ۲۰۱۲ء: ۴۰۰ص

ظفر، محمود احمد، حکیم۔ پیغمبر اسلام اور غزوات و سرایے۔ لاہور، کتاب سرائے۔ ۲۰۱۴ء: ۶۶۶ص

اظہر ظہور احمد، ڈاکٹر۔ شاہ حبشہ خدمت نبوی میں۔ لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ۲۲۴ص

اظہر ظہور احمد، ڈاکٹر۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب۔ لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ۱۸۴ص

عائشہ احمد عاشی۔ سیرت کوئز۔ لاہور، مکتبہ عالیہ۔ ۲۰۱۳ء: ۱۴۴ص

عبدالستار، صوفی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشک گلفام۔ لاہور، الفیصل۔ ۲۰۱۲ء: ۱۶۰ص

عبدالعزیز، الشیخ / مترجم، مولانا، محمد آصف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنہری وصیتیں۔ کراچی، ادارہ دعوت وتبلیغ۔ اردو بازار، ۲۰۱۲ء: ۲۰۲ص

عبداللطیف بن ہاجس مترجم، مولانا، ضیاء الرحمان۔ نبوی اعمال کی مہکتی خوشبو، کراچی، ادارہ دعوت وتبلیغ۔ اردو بازار، ۲۰۱۲ء: ۳۲۷ص

عبداللہ جاوید۔ اسوۂ حسنہ، ایک سماجی مطالعہ۔ کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز ناظم آباد نمبر۴۔ ۲۰۱۳ء: ۴۸ص

عبدالمالک، ابومحمد۔ بیت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دن۔ کراچی، مکتبہ العرب، ۲۰۱۳ء: ۲۲۴ص

عثمانی، محمد تقی، مفتی۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری زندگی (مجموعہ مقالات ج، ۱۳) لاہور، ارادہ اسلامیات۔ ۲۰۱۳ء: ۳۱۲ص

عرفی، عبدالعزیز، علامہ۔ نقوش سیرت وحکمت بالغۃ۔ کراچی، مرکزی جامع مسجد الگیلانی فون: ۰۲۱ ۳۴۸۲۰۶۹۴۔ ۲۰۱۴ء: ۱۰۴ص

عزام، عبدالرحمان/ مترجم، مولانا، محمد اسعد، قاسمی۔ مثالی سیرت۔ انڈیا، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔ ۲۰۱۳ء: ۱۴۴ص

عطاری، محمد قاسم، قادری، ابوالحسن، مولانا۔ معجزات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ۴۹۶ص

علوی، محمد خورشید (مرتب)۔ انوار، آثار و برکات معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کراچی، گارنیٹ سینٹر نمبر ۳۰۱ خیابان جامی بلاک ۸، کلفٹن، ۲۰۱۲ء: ۱۰۵۶ص

عمری، جلال الدین، مولانا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آخری رسول، آخری رہنما۔ انڈیا، ادارہ

تحقیق وتصنیف، علی گڑھ۔ ۲۰۱۴ء: ۱۶اص

غازیؒ، محمود احمد، ڈاکٹر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریہ جہاد اور جدید ذہن کے شبہات کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد نمبر۴۔ ۲۰۱۳ء: ۲۴ص

غازیؒ، محمود احمد، ڈاکٹر۔ قانون رسالت۔ اسلام آباد، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔ ۲۰۱۴ء: ۴۶ص

غضنفر، محمود احمد، ابوضیاء۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکباز بیویاں۔ لاہور، دارالبلاغ۔ ۲۰۱۳ء: ۴۷۹ص

فریدی، فیروز الدین، احمد۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام۔ کراچی، فاطمہ پبلی پبلی کیشنز کھتوال ہاؤس، ۵۴/اے، اسٹریٹ ۱۵، باتھ آئی لینڈ۔ ۲۰۱۳ء: ۳۰۸ص

فضل الرحمان، سید۔ معیشت نبوی۔ کراچی، زوار اکیڈمی۔ ۲۰۱۳ء: ۱۶۰ص

فضل الرحمان، سید۔ تربیت اولاد، تعلیمات نبوی کی روشنی میں کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز ناظم آباد نمبر۴، ۲۰۱۳ء: ۴۸ص

فضل الرحمان، سید۔ فرہنگ سیرت (نظر ثانی واضافہ شدہ)۔ کراچی، زوار اکیڈمی۔ ۲۰۱۳ء: ۴۴۰ص

فیضی، محمد ابراہیمی، مولانا، حافظ۔ عہد نبوی اور عہد صحابہ میں، علمی سرگرمیاں۔ کراچی، زوار اکیڈمی، ۲۰۱۳ء: ۳۷۶ص

فیضی، محمد ابراہیم، مولانا، حافظ، حیات طیبہ (مسند امام احمد بن حنبلؒ کی روشنی میں) کراچی، زوار اکیڈمی۔ ۲۰۱۳ء: ۲۸۷ص

قادری، غلام حسین، مولانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے۔ لاہور، اسلام بک ڈپو۔ ۲۰۱۳ء: ۶۲۴ص

قادری، محمد انوار اللہ۔ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، مظہر عالم۔ س، ن: ۲۰۸ص

قادری، محمد راشد، مفتی۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کراچی، آزاد پبلشرز۔ ۲۰۱۴ء: ۴۰ص

قادری، محمد شہزاد، ترابی، علامہ۔ بے مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال واقعات۔ کراچی، والضحیٰ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۲ء: ۱۵۱ص

قادری، محمد وسیم اکرم، مفتی۔ امہات المومنینؓ۔ کراچی، مکتبہ برکات المدینہ۔ ۲۰۱۲ء: ۳۲۸ص

قادری، محمد وسیم، مفتی۔ المہات المومنین صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکتبہ برکات المدینہ، ۲۰۱۲ء: ۳۲۸ص

قادری، نعیم اللہ خان، محمد (مرتب) ۔ تذکرہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ گوجرانوالہ، اویسی بک سٹال، پیپلز کالونی ۔ ۲۰۱۳ء: ۳۲۰ص

قاسم محمود، سید ۔ شاہکار سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انسائیکلوپیڈیا ۔ لاہور، الفیصل ۔ ۲۰۱۴ء: ج ۱، ۹۷۳ص، ج ۲، ۹۷۹ص

قاسمی، محمد شمیم اختر، ڈاکٹر ۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا جائزہ لاہور، مکتبہ قاسم العلوم ۔ ۲۰۱۴ء: ۲۸۰ص

قاسمی، محمد شمیم اختر، ڈاکٹر ۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا جائزہ ۔ لاہور، کتاب سرائے ۔ ۲۰۱۴ء: ۲۸۰ص

قاسمی، محمد شمیم اختر، ڈاکٹر، سیرت نبوی پر اعتراضات کا جائزہ ۔ انڈیا، ایم ایم آئی پبلی کیشنز، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ ۲۰۱۳ء: ۲۸۵ص

قرنی، محمد عائض/ مترجم، آصف نسیم ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لاہور، البدر پبلی کیشنز ۔ ۲۰۱۴ء: ۱۸۹ص

کلوتا، محمد مشتاق، پروفیسر، ڈاکٹر ۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک ۔ کراچی، ارادہ دعوت وتبلیغ ۔ ۲۰۱۳ء: ۱۹۸ص

کناس، محمد راجی/ مترجم، محمد عبدالرشید قاسمی ۔ غزوات الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لاہور، کتب خانہ اسلام ۔ س ن: ۳۹۲ص

جورجیو/ مترجم، وارث علی ۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کراچی، سٹی بک ۔ ۲۰۱۴ء: ۴۰۰ص

گلریز محمود ۔ دور نبوت میں شادی بیاہ کی رسم ورواج اور پاکستانی معاشرہ ۔ لاہور، مکتبہ جدید، پبلی کیشنز ۔ ۲۰۱۳ء: ۲۰۶ص

گوندلوی، محمد عباس انجم، حافظ، مسکراہٹیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ لاہور، دارالبلاغ، ۲۰۱۳ء: ۱۸۳ص

گوندلوی، محمد عباس انجم، حافظ ۔ آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ لاہور، دارالبلاغ، ۲۰۱۳ء: ۱۷۵ص

لاہوری، محمد حذیفہ، مولانا ۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شب روز ۔ لاہور ۔ مکتبۃ الحرمین، ۲۰۱۳ء: ۳۳۶ص

محمد ابراہیم، مولانا ۔ محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم (سوالاً جواباً) چمن، دارالنصر، بلوچستان ۔ ۲۰۱۳ء:

۲۹۸ص

محمد احمد، مفتی، مرتب۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے عمدہ سوالات قیمتی جوابات۔کراچی دار العصر۔۲۰۱۳ء: ۴۰ص

محمد ادریس، حافظ۔رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم۔تلواروں کے سائے میں۔لاہور، ادارہ معارف منصورہ۔۲۰۱۳ء: ج ۴، ۴۳۲ص

محمد ادریس، حافظ۔ ماہ مبین، رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، مکتبہ معارف اسلامی، ۲۰۱۳ء: ۳۲ص

محمد ادریس، حافظ۔وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا۔لاہور، معارف۔۲۰۱۲ء: ۳۲ص

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق نمائش۔سعودی عرب، کنگ عبدالعزیز، فاؤنڈیشن فار ریسرچ اینڈ آرچیو، المدینۃ المنورہ، ۲۰۱۳ء: ۳۵ص

محمد رضوان، مفتی۔ ماہ ربیع الاول کے فضائل و احکام مع حقوق النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔راولپنڈی ادارہ غفران، ۲۰۱۳ء: ۲۸۴ص

محمد رفیق، ڈاکٹر۔مکی دور میں مخالفینِ اسلام کا طرزِ عمل اور نبوی حکمت عملی۔ لاہور، مکتبہ قاسم العلوم۔۲۰۱۳ء: ۳۲۲ص

محمد زبیر امین، حافظ۔اتباع حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔اٹک، مدرسہ، تدریس القرآن، پنڈی کیپ، ۲۰۱۱ء: ۱۶۶ص

محمد طاہر القادری، ڈاکٹر۔سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (بچوں اور نوجوانوں کے لئے)۔لاہور، منہاج القرآن۔۱۲۰۴ء: ج ۱، ۱۶۷ص، ج ۲، ۲۳۳ص، ج ۳، ۱۸۶ص، ج ۴، ص ۲۱۷، ج ۵، ص ۲۱۷، ج ۶، ۱۷۴ص، ج ۷، ۱۶۵ص، ج ۸، ۲۴۰ص، ج ۹، ۲۰۳ص، ج ۱۰، ۱۷۰ص

محمد عمر اسلم، مولانا۔مثالی خاندان، سیرت کی روشنی میں۔لاہور، پاکستان پبلی کیشنز اردو بازار۔ ۲۰۱۳ء: ۲۴ص

محمد فہیم عالم۔سنت کہانی نمبر۲۔کراچی، مکتبہ بیت العلم، ۲۰۱۳ء: ۱۳۶ص

محمد فہیم عالم۔اجنبی خیر خواہ۔لاہور، ادارہ اسلامیات۔۲۰۱۳ء: ۱۳۶ص

محمد فہیم، عالم۔سنت کہانی (نمبر۱)۔کراچی، بیت العلم۔۲۰۱۲ء: ۱۶۰ص

محمد منصور احمد، مولانا سیرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خواتین اسلام۔ضلع جام شورو، جامعہ عصر اللبنات،

خورشید چوک سائٹ کوٹری، ۱۴۳۵ھ: ۲۷۰ص

محمد مہر، مولانا۔ خوشبوئے نبوت و اہلبیت۔ میانوالی، مرحبا اکیڈمی۔ ۲۰۱۲ء: ۵۱۱ص

محمد وکیل احمد، ڈاکٹر۔ خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور احکام اُمت۔ کراچی، المصطفیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی سی/ ۲۵، سی ایریا لیاقت آباد۔ ۲۰۱۳ء: ۳۰۴ص

محمود محمود اظہار الحسن ابوطلحہ۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ لاہور، المیز ان، ۲۰۱۲ء: ۲۴۳ص

محمود، محمود اظہار الحسن، ابوطلحہ۔ برکتِ رزق، تعلیمات نبوی کی روشنی میں لاہور، المیز ان، ۲۰۱۴ء:

مدنی، گلزار احمد، قادری۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن۔ لاہور، اسلام بک ڈپو۔ ۲۰۱۳ء: ۱۶۰ص

مدنی، گلزار احمد، قادری۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات۔ لاہور، اسلام بک ڈپو۔ ۲۰۱۳ء: ۱۶۰ص

مدنی، گلزار احمد، قادری۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکراہٹیں۔ لاہور، اسلام بک ڈپو۔ ۲۰۱۳ء: ۱۶۰ص

مدنی، گلزار احمد، قادری۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو۔ لاہور، اسلام بک ڈپو۔ ۲۰۱۳ء: ۱۶۰ص

مدنی، محمد اکرم، پروفیسر۔ معجزاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جہلم، بک کارنر۔ ۲۰۱۴ء: ۴۵۴ص

مدنی، محمد ناصر الدین، مولانا۔ تذکرہ خاندان نبوت۔ لاہور، والضحیٰ پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ۳۴۰ص

مرتب، نامعلوم اسم۔ اسماء النبی الکریم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فیصل آباد، مدینہ فاؤنڈیشن، پاکستان۔ س ن: ۱۶۰ص

مطیع الرحمان، قاضی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تعلیم و تربیت۔ اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن۔ ۲۰۱۴ء: ۱۳۳ص

مغل، شاہین کوثر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سماجی روابط اور امت مسلمہ۔ آزاد کشمیر، اسلامی بک ڈپو، جناح مارکیٹ، مظفر آباد۔ ۲۰۱۲ء: ۳۲۰ص

مقالات سیرت (خواتین) بہ عنوان، عدلِ اجتماعی کا تصور و اہمیت، تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی۔ میں اسلام آباد، وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان۔ ۲۰۱۳ء: ۶۴۷ص

مقالات سیرت (مرد) بہ عنوان، عدلِ اجتماعی کا تصور و اہمیت، تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی۔ میں اسلام آباد، وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان۔ ۲۰۱۳ء: ۳۰۷ص

ملتانی، محمد اسحاق (مرتب)۔ مزاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ملتان، ادارہ تالیفات اشرفیہ۔ ۲۰۱۳ء: ۳۰۳ص

ملک، عبدالحمید۔ مرسل خاص صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، اے، ایچ، ایم، ریسرچ سینٹر، ۲۰۱۰ء: ۲، جلد، ۱۳۰۰ص

منقذ بن محمود السقار، ڈاکٹر/ مترجم، حافظ محمد۔ لاہور، مکتبہ اسلامیہ۔ ۲۰۱۴ء: ۲۹۵ص

نثار احمد، ڈاکٹر، دعوت نبوی اور مخالفت قریش۔ کراچی، ادارہ نقش تحریر، ڈی، ۳۲/۲، بلاک ۷ گلشن اقبال۔ ۲۰۱۳ء: ۴۰۰ص

ندوی، محمد رضی الاسلام، ڈاکٹر۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دریچوں سے۔ دہلی، مکتبہ قاسم العلوم۔ ۲۰۱۴ء: ۲۳۹ص

ندوی، محمد رضی الاسلام، ڈاکٹر۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبچوں سے۔ لاہور، مکتبہ قاسم العلوم، ۲۰۱۴ء: ۲۳۹ص

ندوی، محمد مسعود، عزیزی، مفتی۔ سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ لکھنؤ، مجلس نشریات اسلام، ۲۰۱۳ء: ۴۸ص

ندوی، ابوالحسن علی/ مترجم، مولانا احسان۔ تذکرۃ النبین (شرح، قصص النبین صلی اللہ علیہ وسلم)، کراچی، مکتبۃ العلم، ۲۰۱۲ء: ج ۱

ندوی، عبدالحمید، اطہر، ڈاکٹر۔ عہد نبوی کی شاعری۔ انڈیا، مکتبہ الشباب العلمیہ، لکھنو۔ ۲۰۱۲ء: ۵۸۴ص

ندوی، محمد مسعود، عزیزی، مفتی۔ سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ کراچی، مجلس نشریات اسلام۔ ۲۰۱۳ء: ۴۸ص

نظامی، ذیشان، سید۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انسائیکلوپیڈیا (سوالاً جواباً)۔ جہلم، بک کارنر۔ ۲۰۱۴ء۔ ۵۲۸ص

نظامی، قیوم، مرتب۔ معاملات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور، جہانگیر بکس۔ ۲۰۱۳ء: ۳۶۷ص

نظامی، محمد ذیشان۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انسائیکلوپیڈیا (سوالاً جواباً) راولپنڈی، مونا پبلی کیشنز۔۲۰۱۲ء: ۴۳۵ص

نقشبندی، ذوالفقار، مولانا/مرتب، مولانا محمد رضوان۔ بیاناتِ سیرت۔ فیصل آباد، مکتبۃ الفقیر۔ ۲۰۱۳ء: ۳۲۵ص

نقشبندی، ذوالفقار، پیر۔ میر پیغمبر عظیم تر ہے۔ بہاولپور، دارالمطالعہ، حاصل پور، ۲۰۱۲ء: ۱۷ص

نقشبندی، محمد روح اللہ، مولانا۔ معارف نبوی قدم بقدم۔ کراچی، بیت الاشاعت۔ ۲۰۱۴ء: ۲۷۲ص

ہاشمی، اکبر حسن، پروفیسر۔ سیرت طیبہ (سوالاً جواباً)۔ راولپنڈی، رومیل ہاؤس آف پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۴۰ص

ہاشمی، صابر علی، ڈاکٹر۔ سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مجموعہ مقالات)۔ لاہور، روبی پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۳ء: ۳۱۲ص

ہالوی، فیصل مرتب۔ تبلیغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واہل البیت۔ لاہور۔ البرھان، ۲۰۱۲ء: ۳۵۴ص

یاور حسین، میاں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری مسکراہٹیں۔ لاہور، دُعا پبلی کیشنز۔ ۲۰۱۴ء: ۲۰۸ص

آسیہ سحر۔ وجہ تخلیق کائنات۔ کراچی، الجلیس پاکستان بکس پبلیشنگ سروسز۔ ۲۰۱۳ء: ۴۰۰ص

آصف نسیم، مولانا۔ علم وہدایت کی روشن ستارے۔ لاہور، دارالمعرفہ، اردو بازار۔ ۲۰۱۳ء: ۳۹۰ص

نامعلوم الاسم۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئز۔ الحمد یہ روضہ سوسائٹی، پاکستان، ۲۰۱۴ء: ۲۴ص